۲۳۔ گِنِس ورلڈ ریکارڈز

ڈاکٹر قمر شریف

پہلی بات : دنیا کی مشہور عمارتوں، مشہور چیزوں، اہم شخصیات کے مجسّموں، ہتھیاروں، سکّوں، نایاب کتابوں وغیرہ کو انسانی ثقافت کی یادگاریں سمجھا جاتا ہے۔ ان میں بہت سی چیزیں جس مقام پر جمع کر کے بہ حفاظت رکھی جاتی ہیں، اسے عجائب گھر کہتے ہیں۔ عجائب گھر جا کر ہم ان یادگاروں کی تاریخی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ دنیا کے بارے میں تاریخی، جغرافیائی اور سائنسی معلومات حاصل کرنے کے لیے آج کل ایسی کتابیں دستیاب ہیں جنھیں انسائیکلوپیڈیا کہا جاتا ہے۔ دنیا کی ساری زبانوں میں ایسی کتابیں شائع کی گئی ہیں۔ ان میں انگلستان کی 'انسائیکلوپیڈیا بریٹانیکا' اور امریکہ کی 'انسائیکلوپیڈیا امریکانا' بہت مشہور ہیں۔ دنیا بھر کی ایسی اہم اور حیرت انگیز معلومات کے لیے اب ایک خاص کتاب شائع کی جاتی ہے جس کا نام گِنِس ورلڈ ریکارڈز ہے۔ ذیل کے سبق میں اسی کتاب کے بارے میں معلومات دی جا رہی ہے۔

جان پہچان : ڈاکٹر قمر شریف ۲/اکتوبر ۱۹۴۷ء کو جالنہ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئیں۔ وہ اورنگ آباد کے ایک مشہور تعلیمی ادارے سے وابستہ رہی ہیں۔ انھوں نے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ سائنس اور تعلیم و تدریس سے متعلق ان کے کئی مضامین آل انڈیا ریڈیو سے نشر ہو چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ادارہ فروغِ اُردو دہلی کی جانب سے قومی سطح کا انعام 'پاسبانِ تعلیم' حاصل کر چکی ہیں۔ موصوفہ نے ادارہ بال بھارتی کی سائنس کی کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ہے نیز ادارے کی جانب سے شائع شدہ اُردو لغت کی تدوین میں بھی انھوں نے حصّہ لیا ہے۔

'گِنِس ورلڈ ریکارڈز' ایک منفرد کتاب ہے۔ بیسویں صدی کی پانچویں دہائی میں گِنِس نامی کمپنی کے ڈائرکٹر سر بیور کو ایک کتاب شائع کرنے کا خیال آیا جس میں حیرت انگیز اور ناقابلِ یقین کارنامے درج ہوں۔ ایک دلچسپ واقعے نے بیور کو اس جانب متوجہ کیا۔ اسے شکار کا بہت شوق تھا۔ ایک بار وہ اپنے دوستوں کے ساتھ شکار پر گیا۔ وہاں اس نے ایک عجیب و غریب پرندہ دیکھا۔ اب اسے یہ تجسّس ہوا کہ یورپ میں سب سے تیز اُڑنے والا شکاری پرندہ کون سا ہے؟ اس موضوع پر دوستوں سے اس کی بحث چھڑ گئی لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ اس سلسلے میں اس نے بہت سی کتابیں پڑھیں۔ ماہرین سے بھی رجوع کیا لیکن وہ کسی فیصلے پر نہیں پہنچ سکا۔

سر بیور نے یہ فیصلہ کیا کہ غیر معمولی کارناموں اور حیرت انگیز مگر حقیقی واقعات کی ایک کتاب شائع کی جائے۔ اُس کے ایک دوست کو ان خیالات کا پتا چلا تو اس نے بیور کی ملاقات نورِس اور راس نامی بھائیوں سے کروائی۔ لندن میں ان کی ایک نیوز ایجنسی تھی جس کا نام گِنِس تھا۔ ان بھائیوں سے معاہدے کے بعد ۳۰/نومبر ۱۹۵۴ء کو لندن میں دو کمروں پر مشتمل ایک آفس کھولا گیا اور کتاب کی اشاعت کی تیاریاں ہونے لگیں۔ ان سب کی کوششوں سے یہ کتاب ساڑھے تیرہ ہفتوں میں مکمل ہوئی جس کا نام گِنِس بک آف ریکارڈز رکھا گیا۔ یہ لوگ صرف سنیچر، اتوار اور چھٹی کے دنوں میں کام کرتے تھے۔ گِنِس بک کا پہلا ایڈیشن ایک سو اٹھانوے صفحات پر مشتمل تھا جو ۲۷/اگست ۱۹۵۵ء کو منظرِ عام پر آیا۔ اس کی پچاس ہزار کاپیاں شائع کی گئیں۔ عوام نے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا جس کے نتیجے میں جلد ہی اس کا دوسرا اور تیسرا ایڈیشن بھی چھاپنا پڑا۔ اس طرح اس کتاب کی تعداد بڑھ کر ایک لاکھ ستاسی ہزار ہوگئی۔

گِنِس بک میں جن کارناموں اور واقعات کو شامل کیا جاتا ہے ان کی فہرست بہت طویل ہے۔ ان میں سے چند کا ذکر کیا جا رہا ہے مثلاً بہت تیز اور زیادہ فاصلے تک تیرنا، بہت زیادہ وقت تک تیرنا، تیزی سے کولڈ ڈرنک پینا، جلدی جلدی کھانا، بہت دیر تک

ہنسنا، بہت دیر تک رونا، بہت تیز دوڑنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ مختلف کھیلوں، انجینئرنگ، ٹیکنالوجی، طب اور فنونِ لطیفہ میں ریکارڈ بنانے والوں کے نام بھی گنس بک میں شامل کیے جاتے ہیں۔ اس کتاب میں قدرتی عجوبوں کو بھی جگہ دی جاتی ہے مثلاً بہت لمبے قد والے یا پستہ قد انسان اور جانور، بے حد موٹے انسان وغیرہ۔ غرض گِنس بک میں دنیا کے ہر شعبے کے ایسے انوکھے کارنامے اور قدرتی عجوبے شامل ہوتے ہیں جن میں بعض ناقابلِ یقین ہونے کے ساتھ ساتھ قابلِ تعریف بھی ہوں۔

اس کتاب کے لیے نئے نئے اور منفرد کارناموں کو جمع کرنا نہایت مشکل کام ہے۔ ان کی صداقت کی جانچ بہت محنت اور ہوشیاری سے کرنی ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے کمپنی نے دنیا کے مختلف علاقوں میں اپنے دفاتر قائم کر رکھے ہیں۔ ان دفتروں میں ذہین، فرض شناس اور محنتی افراد کو ملازم رکھا گیا ہے۔ کمپنی کا عملہ تقریباً دو سو افراد پر مشتمل ہے۔ کمپنی کا اپنا نیٹ ورک بھی موجود ہے۔

بین الاقوامی اداروں، تنظیموں اور افراد سے ملنے والی اطلاعات، خطوط، فون، فیکس اور ای۔میل کے ذریعے حاصل ہونے والی معلومات کی تصدیق ماہرین کی ایک ٹیم کے ذریعے کروائی جاتی ہے۔ اس کتاب میں نام درج کروانے کے لیے دو غیر جانب دار گواہوں کے ساتھ اخبار کے تراشوں اور وڈیو ریکارڈنگ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ ضروری ہو تو ماہرین کی ایک ٹیم بذاتِ خود موقع پر جا کر معائنہ کرتی ہے۔ پوری طرح مطمئن ہونے کے بعد ہی کسی کارنامے کو گِنس بک میں شامل کیا جاتا ہے۔ کارنامے مختلف زمروں کے لحاظ سے ترتیب دیے جاتے ہیں۔

ہر سال تقریباً پچاس ہزار افراد گنس بک میں اپنا نام درج کروانے کے لیے درخواست دیتے ہیں لیکن ان میں سے زیادہ سے زیادہ ایک ہزار افراد ہی کامیاب ہو پاتے ہیں۔ گنس بک میں کسی فرد کا نام شامل ہونا گویا تاریخ میں اپنے نام کو محفوظ کرانا ہے۔ اس کتاب میں کسی فرد کا تذکرہ اعزاز کی بات مانی جاتی ہے اسی لیے کچھ لوگ اپنی جان جوکھم میں ڈالتے ہیں۔

ریکارڈ رکھنے والی اس کتاب نے خود بھی کئی ریکارڈ بنائے ہیں۔ مثال کے طور پر دنیا میں سب سے زیادہ ریکارڈ اس کتاب میں موجود ہیں۔ یہ کتاب ۱۹۵۵ء سے بلا ناغہ ہر سال شائع کی جا رہی ہے۔ ۱۹۷۴ء میں گِنس بک کی دو کروڑ اُنتالیس لاکھ کاپیاں قلیل عرصے میں فروخت ہوگئیں۔ ہر سال بتیس زبانوں میں اس کتاب کی پینتیس لاکھ کاپیاں سو ملکوں کو بھیجی جاتی ہیں۔ بتیس زبانوں میں عربی زبان بھی شامل ہے۔

دنیا بھر میں لاکھوں لوگ اسے ٹی وی، فیس بک، یو۔ٹیوب اور گوگل پر انٹرنیٹ کے ذریعے دیکھتے ہیں۔ ہر دن کچھ ریکارڈ بدلتے ہیں اور کچھ نئے ریکارڈ بنتے ہیں۔ اس بات کو مدِنظر رکھتے ہوئے کمپنی ہر سال اس کتاب کا نیا ایڈیشن شائع کرتی ہے۔ چنانچہ ۲۰۱۶ء میں گِنس ورلڈ ریکارڈز کا ۶۲ واں ایڈیشن شائع ہو چکا ہے۔

معنی و اشارات

منفرد	–	یکتا، اکیلا
تجسّس	–	جاننے کی شدید خواہش
ہاتھوں ہاتھ لینا	–	فوراً لینا
فرض شناس	–	فرض کو پہچاننے والا
عملہ	–	ایک ساتھ کام کرنے والوں کی جماعت
جان جوکھم میں ڈالنا	–	اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالنا
قلیل	–	ذرا سا، تھوڑا

مشق

✤ ایک جملے میں جواب لکھیے :

۱۔ عجائب گھر کسے کہتے ہیں؟
۲۔ شکار کے دوران بیور نے کیا دیکھا؟
۳۔ بیور کی ملاقات کس سے کروائی گئی؟
۴۔ پہلی گِنِس بک کتنے دن میں مکمل ہوئی؟
۵۔ پہلی گِنِس بک کس تاریخ کو منظرِ عام پر آئی؟
۶۔ اس کتاب میں کارنامے کس لحاظ سے ترتیب دیے جاتے ہیں؟
۷۔ یہ کتاب کتنی زبانوں میں چھپتی ہے؟
۸۔ ۲۰۱۶ء میں گِنِس ورلڈ ریکارڈز کا کون سا ایڈیشن شائع ہوا؟

✤ مختصر جواب لکھیے :

۱۔ گِنِس ورلڈ ریکارڈز میں کسی شخص کا نام شامل ہونا کیوں اہمیت کا حامل ہوتا ہے؟
۲۔ گِنِس ورلڈ ریکارڈز میں کن کارناموں اور واقعات کو شامل کیا جاتا ہے؟

✤ مفصل جواب لکھیے :

گِنِس ورلڈ ریکارڈز میں کارناموں کی صداقت کو جانچنے کا کیا طریقہ ہے؟

بول چال

✤ ذیل کے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے :

ہاتھوں ہاتھ لینا ، جان جوکھم میں ڈالنا ، ریکارڈ بنانا

✤ ذیل کے خط کشیدہ الفاظ کی ضد استعمال کر کے جملے دوبارہ لکھیے۔ اس بات کا خیال رہے کہ جملے کا مفہوم نہ بدلے۔

مثلاً : گِنِس ورلڈ ریکارڈز ایک منفرد کتاب ہے۔
گِنِس بک ایک عام کتاب نہیں ہے۔

۱۔ گِنِس ورلڈ ریکارڈز میں شامل کارناموں کی فہرست بہت طویل ہے۔
۲۔ اس کتاب کے لیے منفرد کارناموں کو جمع کرنا ایک بہت مشکل کام ہے۔

لفظوں کا کھیل

✤ ذیل کی مثال کے مطابق ہم آواز الفاظ لکھیے :

مثال : صداقت - رفاقت

شرا	قبا	رقا	بلا	ضما	نفا	سما
ضخا	جہا	دبا	لطا	قیا	صحا	حجا

✤ دیے ہوئے لاحقوں کے ساتھ قوس سے مناسب لفظ جوڑ کر خانہ پُری کیجیے :

۱۔ .... + ناک (قطر، خطر، در)
۲۔ .... + بخش (خوشی، نفرت، مسرت)
۳۔ .... + بانی (جہاز، گلہ، ناؤ)
۴۔ .... + انگیز (خوش، لطف، شاد)
۵۔ .... + کاری (شجر، درخت، جنگل)

خود آموزی

✤ اسکول لائبریری سے عام معلومات کی کتابیں لے کر پڑھیے۔

51KS43

سرگرمی/منصوبہ :

۱۔ www.guinnessrecord.com ویب سائٹ سے استفادہ کرتے ہوئے دو ایسے کارناموں کی تفصیل لکھیے جو گِنِس ورلڈ ریکارڈز میں درج ہیں۔
۲۔ لمکا بک آف ریکارڈز کے تعلق سے اپنے استاد یا والدین سے معلومات حاصل کیجیے۔

استفہامیہ انکاری/اقراری

بیانیہ جملے کے تعارف میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ جملہ مثبت اور منفی ہوتا ہے جیسے

بوڑھے نے بات شروع کی۔ : مثبت جملہ

بوڑھے نے بات شروع نہیں کی۔ : منفی جملہ

ان جملوں کو سوالیہ جملوں میں بھی بدلا جاسکتا ہے :

بات کس نے شروع کی؟

بات کس نے شروع نہیں کی؟

سوالیہ جملوں کو استفہامیہ جملے بھی کہتے ہیں۔

اب ذیل کے جملے غور سے پڑھیے :

رات بھر تمھاری بکواس کون سنتا؟

اس سوال میں جملے کو منفی بنانے والے الفاظ 'نہ/نہیں' کا استعمال نہیں کیا گیا ہے مگر اس سوال کا جواب ہمیشہ منفی جملے میں سامنے آئے گا یعنی ''رات بھر تمھاری بکواس کوئی نہیں سنتا۔''

ایسا سوالیہ جملہ جس میں 'نہ/نہیں' کا استعمال نہ کیا گیا ہو مگر جس کا جواب منفی جملے میں دیا جائے اسے **'استفہامیہ انکاری جملہ'** کہتے ہیں۔

دوسری مثالیں :

۱۔ کیا محنت کیے بغیر کوئی کامیاب ہوسکتا ہے؟

۲۔ اگر مجھے نیند آرہی ہوتی تو بھلا یہ باتیں کرنے کے لیے میں جاگتا ہوتا؟

سبق 'مکڑا اور مکھی' سے استفہامیہ انکاری کے دو جملے تلاش کرکے لکھیے۔

اب ذیل کا جملہ غور سے پڑھیے :

اگر ہم نے پیٹ بھر کھانا کھایا ہوتا تو اس وقت چین کی نیند نہ سو رہے ہوتے؟

اس سوال میں جملے کو منفی بنانے والا لفظ 'نہ' موجود ہے مگر اس کا جواب ہمیشہ مثبت جملے میں سامنے آئے گا یعنی 'اس وقت ہم چین کی نیند سو رہے ہوتے۔'

ایسا سوالیہ جملہ جس میں 'نہ/نہیں' کا استعمال کیا گیا ہو مگر جس کا جواب مثبت جملے میں دیا جائے، اسے **'استفہامیہ اقراری جملہ'** کہتے ہیں۔

دوسری مثالیں :

۱۔ ترقی کرنا کون نہیں چاہے گا؟

۲۔ کیا آزادی کے لیے علما نے قربانیاں نہیں دیں؟

سبق 'مکڑا اور مکھی': سے استفہامیہ اقراری کے دو جملے تلاش کرکے لکھیے۔